عابد مسعود ڈوگر

وفاؤں کا صلہ

ہمارے سامنے اس وقت امریکہ سے چھپنے والے ہفت روزہ ''نیویارک ٹائمز'' میں افغانستان میں امریکی فوجیوں کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل ڈیوڈ بارنو کا ایک انٹرویو ہے۔ جس میں انہوں نے پہلی دفعہ اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ شمالی وزیرستان میں القاعدہ اور غیر ملکی جنگجوؤں پر قابو پانے کے لیے امریکہ نے پاکستانی ہیلی کاپٹرز کے پائلٹوں اور کمانڈوز کو تربیت دی ہے جنرل بارنو کا کہنا ہے کہ پائلٹوں کو رات کے اندھیرے میں کارروائیوں اور کمانڈوز کو فضا سے جھپٹ کر وار کرنے کی تربیت دی گئی ہے۔ جنرل بارنو کے اپنے اعتراف کے مطابق انہوں نے ''چراٹ'' میں خود سپیشل سروسز گروپ (ایس ایس جی) کے ہیڈ کوارٹر کا ہفتے کو دورہ کیا ہے اور امریکی انسٹرکٹروں کی تربیت یافتہ دو کمپنیوں کی ٹریننگ کے اختتام پر اُن کی مہارت کا مظاہرہ دیکھا۔ جبکہ آئی ایس پی آر کے سربراہ میجر جنرل شوکت سلطان نے کہا ہے کہ چراٹ میں کوئی امریکی ٹرینر نہیں ہے۔ جنرل بارنو نے غالباً دونوں ملکوں کے درمیان مشترکہ فوجی مشقوں کی بات کی ہوگی۔ یہ انٹرویو ۲۸ر اپریل کے پاکستانی اخبارات میں خبر کی صورت میں بھی شائع ہوا۔ پڑھنے والے جانتے ہیں کہ امریکیوں کی طرف سے ہماری افواج کے ساتھ تعاون کی ایسی چونکا دینے والی خبریں کوئی پہلی دفعہ سامنے نہیں آئیں۔ اس سے پہلے وزیرستان میں ہماری افواج کی رہنمائی میں امریکی طیاروں سے ہونے والی بمباری کا بھی اہل امریکہ اعتراف کر چکے ہیں ۔ کہنے کو تو ہم امریکہ کے نان نیٹو اتحادی ہیں مگر باہمی رابطے کا یہ حال ہے کہ اہم امور امریکہ بہادر کی طرف سے اپنے اس اتحادی کو اطلاع کئے بغیر پریس میں جاری کر دیئے جاتے ہیں اور ہمارے اہلکار حسب سابق بلکہ حسبِ عادت پوری خود اعتمادی بلکہ ڈھٹائی کے ساتھ قوم کے سامنے جھوٹ بولتے رہتے ہیں۔ اس تربیت کا مظاہرہ چراٹ میں امریکی جنرل نے دیکھا اور ۴ اور ۵ رمئی کو الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر قوم نے اس طرح دیکھا کہ القاعدہ کے انتہائی مطلوب رہنما ابوالفراج کو پاکستانی فورسز نے ایک جھڑپ کے بعد مردان کے علاقے سے گرفتار کر لیا۔ ابوالفراج القاعدہ کے ٹاپ ٹین رہنماؤں میں اسامہ بن لادن، ڈاکٹر ایمن الظواہری کے بعد غالباً تیسرے درجے کے فرد ہیں۔ امریکہ نے ان کی گرفتاری پر ایک کروڑ ڈالر اور پاکستان نے دو کروڑ روپے کا انعام مقرر کر رکھا تھا۔ ابوالفراج پر صدر پرویز مشرف پر ہونے والے قاتلانہ حملوں کی منصوبہ سازی کا بھی الزام ہے۔ لیبیا سے تعلق رکھنے والے ابوالفراج فیصل آباد سے گرفتار ہونے والے ابوزبیدہ اور پھر پنڈی سے گرفتار ہونے والے خالد شیخ محمد کے بعد تیسرے اہم آدمی ہیں۔ جنہیں پاکستانی فورسز نے گرفتار کیا۔ ابوالفراج کے ساتھ چھے اور آدمی بھی گرفتار ہوئے لیکن ان کے نام اب تک میڈیا کے سامنے نہیں آئے۔ امریکی

صدر بش نے ابوفراج کی گرفتاری کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں بڑی کامیابی قرار دیا ہے۔ وزیر داخلہ جناب آفتاب احمد شیر پاؤ نے اخبارات کے نمائندوں کو ابوالفراج کی جو تازہ تصویر دکھائی' اسے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انہیں سخت ترین اور واضح تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ابوالفراج کو کچھ عرصہ پہلے ہی تین افغانوں، تین پاکستانیوں اور ایک نامعلوم شہریت کے حامل شخص کے ساتھ گرفتار کرلیا گیا تھا لیکن اس کی گرفتاری کا باضابطہ اعلان ۴ مئی کو ہوا۔ پاکستان کا کہنا ہے کہ اسے امریکہ کے حوالے نہیں کیا جائے گا اور پاکستان میں چونکہ اُن کے خلاف سنگین نوعیت کے مقدمات درج ہیں' اس لیے ان پر پاکستان میں ہی کارروائی کی جائے گی۔

خیر یہ تو بعد کی بات ہے۔ امریکہ نے ان کے لیے کیوبا میں ایک پنجرہ خالی کروالیا ہوگا یا اور بنالیا ہوگا۔ جب صاحب کا آرڈر آئے گا تو ابوالفراج کو گوانتا ناموبے پہنچاتے ہوئے دیر نہیں لگے گی۔ سابق افغان وزیر جناب ملا عبدالسلام ضعیف تمام تر قانونی اور اخلاقی تحفظات کے ہوتے ہوئے تمام سفارتی آداب کا قتل کر دینے کے بعد گوانتا ناموبے پہنچا دیئے گئے ہیں تو ابوالفراج تو نامزد ملزم نہیں بلکہ مجرم ہیں۔ ابوفراج کی گرفتاری کو امریکی قائدین، امریکی عوام اور امریکی حکومت کے اہلکار کس نظر سے دیکھتے ہیں اور پاکستان کے دہشت گردی کے خلاف تعاون کو کس حد تک وہاں پذیرائی حاصل ہے اور پاکستان کا اس حالیہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں کردار اور تعاون ایک آزاد اور خودمختار ملک کا رضا کارانہ اور سوچا سمجھا فیصلہ ہے یا پھر کسی جبر اور دباؤ کا نتیجہ ہے۔ جس کے بعد اسے بے بس ولاچار کر کے اپنے لشکر کا سپاہی بنالیا گیا ہے۔ اس کا اندازہ امریکہ کے ایک انتہائی معتبر اور سرکاری حلقوں کی سوچ کی ترجمانی کرنے والے مشہور امریکی اخبار ''واشنگٹن ٹائمز'' میں شائع ہونے والے اس کارٹون میں جھانک کر لگایا جا سکتا ہے جسے مذکورہ اخبار نے گزشتہ دنوں دہشت گردی کے خلاف مہم میں ہمارے عظیم کردار کا اعتراف کرتے ہوئے بطورِ تمغہ اعزاز شائع کیا ہے۔ یہ کارٹون معاصر عزیز روزنامہ ''نوائے وقت'' نے ۸ مئی ۲۰۰۵ء کو اہل پاکستان کی آنکھیں کھولنے کے لیے صفحۂ اوّل پر شائع کیا ہے۔ اس کارٹون میں ایک امریکی فوجی ایک کتے کو پیار سے تھپتھپا رہا ہے۔ کتے نے ابوفراج اللّٰہی نامی ''دہشت گرد'' کو منہ میں پکڑ رکھا ہے۔ اور امریکی سپاہی کتے کو تھپکی دیتے ہوئے کہہ رہا ہے:

"Good Bay Now go find Bin Laden"

(شاباش! جاؤ اب بن لادن کو ڈھونڈو) کتے کی پشت پر پاکستان لکھا ہوا ہے۔

یہ ہے وہ صلہ اور تمغۂ اعزاز جو وسیع تر امریکی سوچ کی ترجمانی کرنے والے امریکی اخبار نے پورے امریکہ کی طرف سے ہمیں عطا کیا ہے۔ امریکہ کے ساتھ اس صحرانوردی میں ان تھپکیوں کے علاوہ تین ارب ڈالر کی اواز بھی ہمیں بار بار سنائی جاتی ہے۔ یہ تین ارب ڈالر پانچ سالوں کے طویل دورانیے میں ہمیں قطرہ قطرہ کر کے ملیں گے اور ایک ایک ڈالر سو

سو شرطوں کے ساتھ مشروط ہوگا۔ نائن الیون سے پہلے ہم پر جو قرضہ تھا آج اس سے کچھ زیادہ ہی ہے۔ ہماری معیشت تیز رفتار نجکاری کے باوجود اعداد وشمار کے گورکھ دھندے میں کھوگئی ہے۔ قوم کی بہو، بیٹیاں برسرِ بازار اپنی لٹ جانے والی عزت کا ماتم کررہی ہیں۔ کوئی ادارہ ایسا نہیں جس کے ذکر کے بعد ہمیں فخر کا احساس ہوتا ہو۔ دو لفظی بات یہ ہے کہ ۱۱ر ستمبر سے پہلے اگر ہماری جیب میں دس سکے تھے تو اب چار رہ گئے ہیں۔ اور ان میں سے بھی دو گھر کا ''پانڈا ٹھیکر'' بیچنے کی وجہ سے۔ حکومتی ذمے داروں کی سنیں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ ''انویسٹمنٹ'' کا ایک نہ رکنے اور نہ تھمنے والا سیلابِ بلاخیز پاکستان کا رخ کرچکا ہے مگر یہاں ۱۹۹۹ میں اگر ایک آدمی اپنی گھریلو ضروریات ۴ ہزار میں پوری کرتا تھا تو آج ۲۰۰۵ء میں اسے اپنی ضروریات کی تکمیل اور حصول کے لیے تیرہ ہزار روپے درکار ہوں گے۔ ہم القاعدہ اور طالبان کی ساری قیادت بھی پکڑوادیں تو بش کے دربار میں ہماری ''حیثیت'' وہی رہے گی جو ''واشنگٹن ٹائمز'' میں دکھائی گئی ہے۔ ابوالفراج پر تمام تر تشدد کے باوجود گرفتاری کے بعد کوئی اثر نہیں ہوا ہے۔ ۱۰ مئی کا اخبار بتاتا ہے کہ ابوالفراج سے اہم معلومات نہ مل سکیں۔ شدید جسمانی تشدد سے لے کر سچ اُگلوانے والے انجکشن تک ہر حربہ ناکام رہا۔ تفتیش کار کا کہنا ہے کہ اسے دیگر مطلوب افراد کا کچھ پتہ نہیں، جانے یہ لوگ کس مٹی کے بنے ہیں اور ہمارا قومی خمیر کہاں سے اٹھایا گیا ہے۔ ہم نے ہنس کی چال چلنے کے شوق میں اپنا بھی سب کچھ ضائع کردیا۔ جناب شوکت عزیز تھائی لینڈ سے ''ون ویلیج ون پراڈکٹ'' کا جو منصوبہ حاصل کرنے گئے ہیں یہ ستر کی دہائی میں پاکستان سے ہی کوریا گیا اور پھر وہاں سے تھائی لینڈ۔ کاش کوئی انہیں بتائے اصل مسئلہ کرپشن اور بے حمیتی کا ہے نہ کہ منصوبوں کا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جب تک قومی غیرت اور دیانت نہ ہو کسی قوم کے پاس کوئی ترکیب اسے زوال سے نہیں بچاسکتی۔

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان

مرکزِ احرار
دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

30 جون 2005ء
بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

فون: 061-4511961

الداعی: سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان